فتاویٰ علمیہ

المعروف

توضیح الاحکام

تالیف

حافظ زبیر علی زئی

مکتبہ اسلامیہ

ناشر .... محمد سرور عاصم

کمپوزنگ .... مکتبۃ الحدیث

اشاعت .... اکتوبر 2009ء

قیمت ....

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ، لاہور - پاکستان فون: 042-37244973

بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد - پاکستان فون: 041-2631204, 2034256

مکتبۃ الحدیث حضرو اٹک فون: 057-2310571

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

بائن من خلقه و الخلق بائنون منه ، بلا حلول ... ''اور بے شک اللہ اپنے عرش پر مستوی ہوا، بغیر کیفیت ،تشبیہ اور تاویل کے، استواء معقول ہے اور کیفیت مجہول ہے اور بے شک وہ اپنے عرش پر مستوی ہے۔عزوجل، اپنی مخلوقات سے جدا ہے اور مخلوق اس سے جدا ہے، بغیر حلول کے... (الاستقامہ لابن تیمیہ ج ا ص ۱۶۸)

معلوم ہوا کہ جلوس کے لفظ کی نسبت حافظ ابن تیمیہ پر افتراء ہے۔رہا مسئلہ عرش پر اللہ تعالیٰ کا مستوی ہونا تو یہ قرآن، حدیث اور اجماع سلف صالحین سے ثابت ہے۔

مشہور مفسرِ قرآن امام مجاہد (تابعی) رحمہ اللہ نے استوی کی تفسیر میں فرمایا:

'' علا علی العرش ''عرش پر بلند ہوا۔

(صحیح بخاری مع فتح الباری ۱۳/ ۴۰۳ قبل ح ۷۴۱۸، تفسیر الفریابی بحوالہ تغلیق التعلیق ۵/ ۳۴۵)

تنبیہ: روایتِ مذکورہ میں عبداللہ بن ابی نجیح مدلس تھے لیکن صحیحین میں مدلسین کی روایات سماع پر محمول ہیں لہٰذا یہاں تدلیس کا اعتراض صحیح نہیں ہے۔

نیز دیکھئے تفسیر ابن کثیر (نسخہ محققہ دار عالم الکتب ج ۶ ص ۳۱۹)

فائدہ: آج کل بہت سے دیوبندیوں نے کلبی (کذاب) کی روایت کردہ تفسیر ابن عباس کو سینے سے لگا رکھا ہے، حالانکہ اس من گھڑت تفسیر میں استوی کا مفہوم: '' استقر '' لکھا ہوا ہے۔دیکھئے تنویر المقباس (ص ۱۰۳)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے استوی کی تشریح میں استقر اور ظہر وغیرہ اقوال ذکر کر کے فرمایا: حسن (بصری کا قول: علا، ارتفع) اور (امام) مالک (المدنی کا قول: استواء معلوم اور کیفیت مجہول) سب سے بہترین جواب ہے۔دیکھئے مجموع فتاویٰ (ج ۵ ص ۵۱۹، ۵۲۰)

استویٰ کا معنی و مفہوم ''استولیٰ'' کسی ایک صحابی، تابعی، تبع تابعی یا مستند امام سے ثابت نہیں ہے، رہے ماتریدیہ اور کلابیہ وغیرہ تو سلف صالحین کے خلاف اُن کے افعال و اقوال کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ سرے سے مردود ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا عرش پر مستوی ہونا قرآن، حدیث، اجماع اور آثار سے ثابت